مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، اگر کوئی شخص اس شرط پر دوسری بیوی سے نکاح کرے کہ وہ اس کو تمام حقوق معاف کرتی ہے۔ تو کیا اگر بیوی نے اپنے حقوق معاف کرنے کے بعد حقوق کا مطالبہ دوبارہ کر لیا تو شوہر کے ذمے اس کے حقوق ادا کرنا ضروری ہو گا؟ کیا بیوی کو شرعاً یہ حق حاصل ہے کہ وہ معاف کیے ہوئے حقوق کا دوبارہ مطالبہ کر لے، دوسری بیوی کے ساتھ بے حسی اور کسی قسم کا تعاون نہ کرنے والے کے بارے شریعت میں کیا حکم ہے؟؟؟

الجامعۃ الاشرفیۃ دار الافتاء شارع فیروزپور لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

واضح رہے کہ ایک سے زائد بیویاں ہوں، تو ان کے درمیان رات گزارنے میں اور خرچہ و نان نفقہ دینے میں برابری کا معاملہ کرنا شوہر پر واجب ہے، پہلی اور دوسری بیوی حقوق میں برابر ہیں اور مساوات شب باشی (یعنی صرف رات گزارنے) میں واجب ہے، جماع میں برابری شرط نہیں، نیز رہائش میں بھی بالکل برابری کا معاملہ کرنا شوہر پر لازم اور ضروری ہے، دونوں کو الگ الگ کمرہ دینا (جس میں رہائش کے علاوہ دیگر ضروریات، کچن، غسل خانہ اور بیت الخلا موجود ہو) لازم ہے، چھٹیوں کے ایام کی بھی تقسیم کرنی چاہیے اور اگر ان چیزوں میں کسی ایک کے ساتھ جھکاؤ کا معاملہ کرے گا تو شوہر ظالم شمار ہو گا، اللہ کے یہاں اس کی پکڑ ہو گی۔ صورت مسئولہ میں حقوق معاف کروانے کی شرط کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے، لیکن مناسب نہیں ہے۔ نیز اگر بیوی نے اپنے حقوق معاف کرنے کے بعد حقوق کا مطالبہ دوبارہ کر لیا تو شوہر کے ذمے اس کے حقوق ادا کرنا ضروری ہو گا، کیونکہ بیوی کو شرعاً یہ حق حاصل ہے کہ وہ معاف کیے ہوئے حقوق کا دوبارہ مطالبہ کرے، اس لیے اگر کوئی شخص دوسری شادی کے لیے جسمانی طاقت اور مالی استطاعت رکھے اور دوسری شادی کے بعد دونوں بیویوں کے حقوق خوش اسلوبی سے برابری کے ساتھ ادا کر سکے تو اس کے لیے دوسری شادی کرنے کی شرعاً اجازت ہے اور اگر دوسری

شادی کے لیے اس کے پاس مالی استطاعت اور جسمانی طاقت نہیں یا دوسری شادی کے بعد بیویوں میں برابری نہ کر سکے تو اس کے لیے دوسری شادی کرنا جائز نہیں۔ ان کے ساتھ انصاف والا معاملہ نہ کرنے کی وجہ سے عند اللہ گناہگار ہو گا۔

كما في الفتاوى الهندية : (كتاب النكاح ٣٤١،٣٤٠ط:ماجديه)
"وَمِمَّا يَجِبُ عَلَى الْأَزْوَاجِ لِلنِّسَاءِ الْعَدْلُ وَالتَّسْوِيَةُ بَيْنَهُنَّ فِيمَا يَمْلِكُهُ وَالْبَيْتُوتَةُ عِنْدَهَا لِلصُّحْبَةِ وَالْمُؤَانَسَةِ لَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَهُوَ الْحُبُّ وَالْجِمَاعُ، كَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانْ.وَإِنْ رَضِيَتْ إحْدَى الزَّوْجَاتِ بِتَرْكِ قَسْمِهَا لِصَاحِبَتِهَا جَازَ وَلَهَا أَنْ تَرْجِعَ فِي ذَلِكَ، كَذَا فِي الْجَوْهَرَةِ النَّيِّرَةِ ...وَلَوْ تَزَوَّجَ امْرَأَتَيْنِ عَلَى أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ إحْدَاهُمَا أَكْثَرَ أَوْ أَعْطَتْ لِزَوْجِهَا مَالًا أَوْ جَعَلَتْ عَلَى نَفْسِهَا جُعْلًا عَلَى أَنْ يَزِيدَ قَسْمَهَا أَوْ حَطَّتْ مِنْ الْمَهْرِ لِكَيْ يَزِيدَ قَسْمَهَا فَالشَّرْطُ وَالْجُعْلُ بَاطِلٌ وَلَهَا أَنْ تَرْجِعَ فِي مَا لَهَا، كَذَا فِي الْخُلَاصَةِ ... وَإِذَا كَانَتْ لَهُ امْرَأَةٌ وَأَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ عَلَيْهَا أُخْرَى وَخَافَ أَنْ لَايَعْدِلَ بَيْنَهُمَا لَايَسَعُهُ ذَلِكَ وَإِنْ كَانَ لَايَخَافُ وَسِعَهُ ذَلِكَ وَالِامْتِنَاعُ أَوْلَى وَيُؤْجَرُ بِتَرْكِ إدْخَالِ الْغَمِّ عَلَيْهَا، كَذَا فِي السِّرَاجِيَّةِ. وَالْمُسْتَحَبُّ أَنْ يُسَوِّيَ بَيْنَهُنَّ فِي جَمِيعِ الِاسْتِمْتَاعَاتِ مِنْ الْوَطْءِ وَالْقُبْلَةِ."والله تعالى اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۰۸/ربیع الاول/۱۴۴۴ھ

05/اکتوبر/2022ء

دار الافتاء
الجامعة الاشرفية
رقم الافتاء 198/147
التاریخ 05/10/22

الجامعة الاشرفية
دار الافتاء
شارع فیروزپور لاہور پاکستان

الجواب صحیح
5 اکتوبر 2022
۸ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ

الجواب صحیح